محبت ہے دُعا جیسی
دعا علی
ہتھیلی پر حنا جیسی لبوں پر اک دعا جیسی
محبت عشق بن جائے تو یہ ہے پھر خدا جیسی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نام کتاب۔۔۔۔۔۔ محبت ہے دعا جیسی

شاعرہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دعا علی

کمپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دعا علی

تاریخ اشاعت۔۔۔۔06نومبر 2023

محبت ہے دعا جیسی

محبت ہے دعا جیسی

فہرست

دعاعلی

محبت ہے دُعا جیسی

دعا علی

دعا علی

31. گرچہ نسبت بھی اُس کو غم سے ہے

32. گفتگو جیسے دعا ہونے لگی

33. شہر میں آگئے کیا، لوگ بیابانوں کے

34. غم واندوہ کے سامان بہت ہو گئے ہیں

35. زبردستی بنانا پڑ گیا تھا

36. ہنستے ہنستے گھڑی گنوادی ہے

37. میں نے مہندی سے لکھا ہے نام تیرا ہاتھ پر

38. محبتیں جب حساب مانگیں گی نفرتوں کا جواز ہو گا

39. کچھ دیر اس کی لاش پہ رونا کیا تھا بس

40. حیرت سے اپنا چہرہ وہ دیکھا کیا گیا

41. دل کی تفہیم کا معاملہ تھا

40. زندگی بے دلیل کتنی ہے

42. لہو رنگ کیسے بتا بن گیا ہے
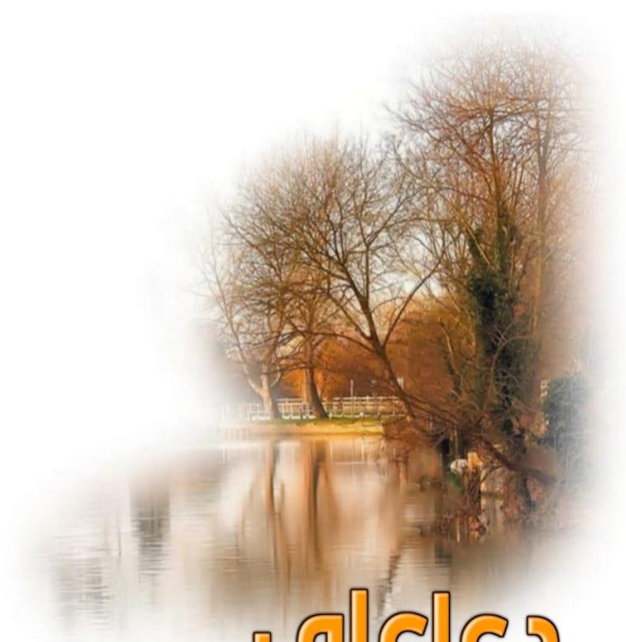
ہتھیلی پر حنا جیسی لبوں پر اک دعا جیسی
محبت عشق بن جائے تو یہ ہے پھر خدا جیسی

اسے حاصل ہے موجودات میں ہر چیز پر سبقت
محبت لامکاں سی ہے محبت ہے خدا جیسی

یہاں جو زہر ہے بویا گیا لوگوں کے ذہنوں میں
یہی تریاق ہے اس کا مثال اس کی دوا جیسی

ہمیشہ میں نے پایا ہے اسے دل کے لیے ڈھارس
وہ ناداں ہے جو کہتا ہے محبت ہے سزا جیسی

محبت تو کسی صورت کبھی بوڑھی نہیں ہوتی
کہ اس کی انتہا لگتی ہے مجھ کو ابتدا جیسی

میں کیا تمثیل میں لاؤں کہ ہوتی ہے محبت تو
دوا جیسی دعا جیسی حیا جیسی وفا جیسی

ضرورت بیش قیمت ہو تو اس کو چھوڑنا اچھا
مگر مہنگی محبت ہو تو سستی ہے ہوا جیسی

☆☆☆

www.duaalipoetry.com
duaali.poet@gmail.com

محبت سے محبت نے دعا مجھ کو بتایا ہے
مجھے جو خواب لگتا تھا حقیقت نے دکھایا ہے

چھپی دل میں جو باتیں ہیں میں لب پر وہ نہیں لائی
کہ جو کہنا نہ تھا اس کو نہ جانے کیوں بتایا ہے

مری آنکھوں میں دیکھو تم محبت ہی محبت ہے
محبت کا جو جادو ہے وہ آنکھوں میں جگایا ہے

یہ سب کہنے کی باتیں ہیں محبت وہ بھی کرتا ہے
مگر اس کی خموشی نے مجھے سب کچھ بتایا ہے

سنو اے شاہِ دل میرے گواہی دی مرے دل نے
ازل سے تم مرے ہو دھڑکنوں نے یہ بتایا ہے

دعا سنگین کیوں ہو گا مجھے جیون کا ہر لمحہ
تمھارے لمس کی حدت کو میں نے آزمایا ہے

☆☆☆

دعا علی

آئینۂ جہان کا چہرہ نزار ہے
ہر عکس کہہ رہا ہے کہ ہر پھول خار ہے

کب کس کے اختیار میں آجاؤں کیا پتہ
ہر سانس میرے ہونے کی مجھ پر اُدھار ہے

گل کو چراغ جان کے تیلی دکھائی تھی
شعلوں کا رقص اب مری آنکھوں پہ بار ہے

جانے ہے کس عذاب سے گزری یہ زندگی
بکھری ہوئی ہے زُلف گریبان تار ہے

اک راہوارِ عشق کے جانے پہ آنکھ میں
اب گرد بیٹھتی نہیں ہر دم غُبار ہے

پربت کی راکھ سُرمہ سمجھتی رہی دعا
پلکوں پہ اب جما ہوا گرد و غُبار ہے

☆☆☆

دعا علی

میرے جذبوں کی جلترنگ کتھا
آج کر دے گی سب کو دنگ کتھا

تیری آنکھوں میں رنگ بھر دے گی
خواب زاروں کی خواب رنگ کتھا

میں ہواؤں میں جیسے اُڑنے لگی
بُن رہا جب تھا انگ انگ کتھا

وہ سناتا گیا دسمبر میں
سبز آنکھوں سے بھنگ بھنگ کتھا

لطف اور لطف بھی دسمبر میں
واہ رے واہ یہ اُمنگ کتھا

اک سکوں رچ گیا رگ و پے میں
دے چکی تجھ کو روپ رنگ کتھا

ہے دعا کا وسیلہ ذات اپنی
کہتے ہیں مجھ سے خار و سنگ کتھا

☆☆☆

DUA ALI POETRY
DUA ALI POETRY
www.duaalipoetry.com
duaali.poet@gmail.com

یاد رکھنا کہ پلٹ کر بھی میں آسکتی ہوں
تیری اوقات تجھے یاد دلا سکتی ہوں

تو نے جس کرب سے دوچار کیا میرا وجود
کب میں وہ زخم کسی طرح بھلا سکتی ہوں

ایک آواز کی دوری پہ ہے تُو جانتی ہوں
یہ نہیں سوچ کہ میں خود کو مٹا سکتی ہوں

جا بہ جا درد کا طوفان سہا ہے میں نے
اب میں آنکھوں کے سرابوں کو جگا سکتی ہوں

تو سمجھتا ہے سنور جائے گا تُو میرے بغیر
اے مکاں میں تری بنیادیں ہلا سکتی ہوں

میں بہت سادہ طبیعت ہوں مگر کربِ دعا
ٹھوکروں سے ترے دینار اُڑا سکتی ہوں

☆☆☆

DUA ALI POETRY
DUA ALI POETRY
www.duaalipoetry.com
duaali.poet@gmail.com

زخم ابھی تازہ تازہ ہے بھول گئی
تیرا میرا رشتہ کیا ہے بھول گئی

سوچ رہی ہوں گھر کی تنہائی میں گم
تجھ سے میرا کیا ناتا ہے بھول گئی

تُو تو نظریں پھیر گیا ہرجائی رے
پیش مرے سونا رستہ ہے بھول گئی

کب میں پلٹ کر آؤں گی کچھ یاد نہیں
آنکھوں میں کس کا چہرہ ہے بھول گئی

رنگ چھڑکنے والی رُت کا خمیازہ
کرچی کرچی آئینہ ہے بھول گئی

بھر جائے گا بھر جانے والا گھاؤ
لیکن نشتر کا پہرہ ہے بھول گئی

آنکھوں میں ہے غم کی بارش اور دعا
دل کا در بھی کھول رکھا ہے بھول گئی

☆☆☆

ہو گئی زیست پارہ پارہ دل
درد ہے اب مرا سہارا دل

ہر کٹھن مرحلے میں جیون کے
میں نے ہر دم تجھے پکارا دل

اب نہیں آشتی کا نام و نشاں
میں نے ہر راستے میں ہارا دل

اُف یہ نیرنگیاں محبت کی
اُف مقدر کا یہ ستارا دل

بے گناہی مری سزا ہے بنی
کارِ ناکردگی نے مارا دل

اب دعا خود سمیٹنا ہے مجھے
آسماں اپنا اپنا تارا دل

☆☆☆

کیلنڈر جب پلٹتا ہے دسمبر جب بدلتا ہے

دعا تب چار سو میرے نیا منظر اُبھرتا ہے

گھٹا جب چھٹنے لگتی ہے تو اس کی اُوٹ سے اکدم

فلک پر سرد موسم میں حسیں سورج نکلتا ہے

محبت نے کہا مجھ سے محبت کے لیے پھر سے

تعلق تازہ کرنے کو میرا یہ دل مچلتا ہے

مرے دل کو تمھی نے برف کا ٹکڑا کہا تھا نا

وہی ٹکڑا محبت کی حرارت سے پگھلتا ہے

یہ درد و رنج آنکھوں کا بہا دو اپنے اشکوں میں

تمہارے پیار سے دلبر مرا یہ دل بہلتا ہے

☆☆☆

خواہشوں کی اُچھلتی لہروں میں
زندگانی کے شوخ رنگوں میں
میں نے تجھ کو سدا پکارا ہے
اضطرابوں کے تنگ لمحوں میں
گونجتی جاتی ہے تسلسل سے
تیری آواز دل کے رستوں میں
سوچتی ہوں تجھے ملن کے سمے
دیکھتی ہوں میں تجھ کو سوچوں میں
ہاتھ چھوڑوں تو پاؤں پڑتے ہیں
گھر چکی ہوں میں ایسے بونوں میں
کتنی مشکل ہے یہ جدائی بھی
وہ سمایا ہے میری سانسوں میں
اپنا رکھنے لگی مزاج دعا
اب میں الفاظ کے کھلونوں میں

☆☆☆

نظر میں تار بے مہری کا دکھ ہے
عجب سرشار بے مہری کا دکھ ہے

ہمارے زخم تازہ پھول ہیں اور
ہمیں کو بار بے مہری کا دکھ ہے

یہ تنہائی سنہری قید خانہ
یہ عکسِ زار بے مہری کا دکھ ہے

ہے اس جانب جنوں خیزی کا شہرہ
مگر اس پار بے مہری کا دکھ ہے

طربناکی جو دل کو کھل رہی ہے
یہ دل کو خار بے مہری کا دکھ ہے

شناسائی سے رمزِ عاشقی تک
بڑی بے زار بے مہری کا دکھ ہے

دعا لاحول پڑھ اس بے دلی پر
سہیلی یار بے مہری کا دکھ ہے

☆☆☆

محبتوں میں مجھے مشت بھر کمائی تو دے
بنے کٹھور نہ وہ، دل تلک رسائی تو دے

میں تجھ کو روح کی گہرائی میں اُتاروں گی
یہ میرا کرب تری آنکھ میں دکھائی تو دے

طلسمی جال میں یادوں کے تجھ کو قید کروں
تو میرے ذہن کے دریا کو رونمائی تو دے

تو شب ڈھلے مرے دل پر اُترتی آیت ہے
ترے نزول کی آہٹ مجھے سنائی تو دے

میں اک چنار کے سائے میں ایستادہ کلی
صبا کسی کے لیے مجھ کو خوش نمائی تو دے

دعا ہے اس کی اذیت رسانی مجھ کو قبول
وہ اپنے لمس کی ٹھنڈک سے آشنائی تو دے

☆☆☆

DUA ALI POETRY
www.duaalipoetry.com
duaali.poet@gmail.com

کبھی جو آپ کو دیکھوں تو دل میں پھول کھلتے ہیں
کہوں میں آپ سے کیسے مجھے آپ اچھے لگتے ہیں
مرے دل کی یہ خواہش ہے بنوں میں آپ کی دلہن
کہ دل میں آپ رہتے ہیں مرے ہونٹوں پہ سجتے ہیں
ادھورے خواب جیون کے مرے ہو جائیں گے پورے
مری آنکھوں میں تیری چاہ کے الہام پلتے ہیں
یہاں فرصت کسے ہے دل کی جو بستی کرے آباد
یہاں سورج کی ہمراہی میں سارے لوگ چلتے ہیں
کنارے نیلگوں دریا کے جیسے ہم بھی ہیں گویا
دعا جو پانی کے پھیلاؤ کی دوری پہ رہتے ہیں

☆☆☆

چھوڑ دے سوچنا بتائیے ناں
کیا ہے مشکل دعا بتائیے ناں

دل میں جب آپ ہی تو رہتے ہیں
دردِ دل کی دوا بتائیے ناں

رتجگوں کی مجھے ملی ہوئی کب
ختم ہو گی سزا بتائیے ناں

زرد پتوں کے ہاتھ کانپتے ہیں
ہے دسمبر چلا بتائیے ناں

میری تصویر تازہ رکھیں گی
میری صورت نما بتائیے ناں

کاٹ سکتی ہے روشنی کی کرن
کیا اندھیرا دعا بتائیے ناں

☆☆☆

جس کا ہوتا نہیں وہ، لوگ اسی کا سمجھے
کیا برائی ہے برے کو کہ نہ اچھا سمجھے

اتنا کافر ہو کہ پوچھے نہیں احوال تلک
ایسے کافر کو بھلا کون مسیحا سمجھے

جیت تو لوں گی میں ہاری ہوئی بازی لیکن
پیت کے کھیل میں کافر مجھے اپنا سمجھے

ایک کافر سے فقط اتنی گزارش ہے مری
دل کے بکھرے ہوئے آئینے کو یکجا سمجھے

اس پہ بہتے ہوئے اشکوں کا اثر ہونا نہیں
وہ تو پتھر کی طرح ہے اسے ہم کیا سمجھے

وہ تو بت تھا کسی کافر کا تراشا ہوا بت
ہم دعا جس کو دعاؤں کا کرشمہ سمجھے

☆☆☆

محبت کو نہ تولو محبت بے بہا ہے
محبت دل میں گھولو محبت تو دعا ہے

بھری برسات آئے دلوں میں پھول مہکے
لبوں پر یہ دعا تھی لبوں پر یہ دعا ہے

کہ یوں تو زندگی کے ہزاروں مسئلے ہیں
فقط چاہت تمھاری ہمارا مسئلہ ہے

زمین و آسماں کا کرم حاصل تمھیں ہو
مقدر میں ہمارے تو کالا رتجگا ہے

یہ جسم و جاں کا رشتہ بڑا انمول ہے ناں
سو اس کی قدر کرنا ہمارا مشغلہ ہے

دعا اک عمر سے میں اسی کو پوجتی ہوں
وہ دل کے بت کدے میں وفا کا دیوتا ہے

☆☆☆

محبت چھوڑ دی ہم نے محبت تھی سزا جیسی
اسی کو چاہتے تھے ہم وہ چاہت تھی دعا جیسی

یہ جو اک زخمِ دل ہے یہ دیا بن کر چمکتا ہے
یہ جو اک ٹیس ہے فرقت میں ہے مجھ کو ضیا جیسی

میں اپنے سامنے ہوتی ہوں آئینہ اٹھا کر جب
کوئی لائے ذرا تمثیل میری اس ادا جیسی

محبت چاند ہے اور چاندنی ہر سو لٹاتی ہے
محبت ہے غم و آلام میں اٹھتی صدا جیسی

عجب وحشت کدہ سا ہے دلِ مغموم کے اندر
ہر اک صورت ہے جس میں درد کی مجھ کو بلا جیسی

دعا اک دکھ کا سایا ہے چھٹ جائے مرے من سے
کہ وحشت اس کی سانسوں میں ہے صرصر کی ہوا جیسی

☆☆☆

واہمہ کیوں مجھے یہ خاص ہوا
کوئی مجھ میں ہے بدحواس ہوا
میں اسے یاد ہی نہیں آتی
بس یہ سوچا تو دل اُداس ہوا
میں نے ہر دم وفا نبھائی تو
بے وفا کیوں مرا لباس ہوا
وہ غموں کی ہوئی فراوانی
درد بھی واقفِ ہراس ہوا
نہ ٹھہرنا تھا وہ نہیں ٹھہرا
دل بہت حرفِ التماس ہوا
گرچہ نظروں سے بھی رہا اوجھل
پر دعا میرے آس پاس ہوا

☆☆☆

ایک دن دے گی دغا ایسا کبھی سوچا نہ تھا
زندگی کا روپ یہ ہم نے کبھی دیکھا نہ تھا

میں پکڑ لائی تھی جگنو روشنی کے واسطے
کالی راتوں کا تسلسل تھا ترا چہرہ نہ تھا

بس انا تھی دو دلوں کے درمیاں جھوٹی انا
بیچ میں ورنہ ہمارے فاصلہ اِتنا نہ تھا

آخرش میں اپنے اندر کی کمی میں مر گئی
تم کو میرے غم کی گہرائی کا اندازہ نہ تھا

تو نظر انداز کردے گا مجھے ایسے کبھی
اس طرح کا کوئی میرے دل کو تو دھڑکا نہ تھا

☆☆☆

ہاتھوں کا لمس مجھ کو کبھی بھیج بھی تو دے
دل بجھ گیا ہے اس کو نئی زندگی تو دے

الفاظ گنگاؤں تری چاہتوں کے میں
دے عشق کا شعور مجھے شاعری تو دے

کیسے بناؤں چہرہ تیرا ان گھٹاؤں میں
اے شاعرِ فراق مجھے روشنی تو دے

کب سے گھری ہوئی ہوں میں نوحوں کے درمیاں
سہمی ہوئی رُتوں کو ذرا نغمگی تو دے

محرم تو میرا بن کے میرا اوڑھ لے بدن
مجھ میں سما کے روح کو آسودگی تو دے

☆☆☆

کہو ان سے کہ آجائیں نہ مجھ کو اب ستائیں وہ

کریں وہ پیار جی بھر کے نہ اب ایسے رلائیں وہ

محبت روٹھ جائے گی نہ گر اظہار ہو پایا

کہو اُن سے کہ اب کے بار مت دوری بڑھائیں وہ

میں اُن بانہوں میں اب سب کچھ یقیناً بھول جاؤں گی

یہی التجاء دل کی کہ سانسوں میں سمائیں وہ

کوئی ان کو یہ بتلائے میں اُن سے پیار کرتی ہوں

میں اُن سے دل لگا بیٹھی ہوں دل مجھ سے لگائیں وہ

یہ بارش گنگناتی ہے ہوائیں رقص کرتی ہیں

دعا کا اُن سے کہنا ہے کہ اس محفل میں آئیں وہ

☆☆☆

DUA ALI POETRY

مرے دل سے ترے دل تک سفر ہے
محبت کی کہانی مختصر ہے

کہو گے کیا اسے اے بخیہ گر تم
یہ اک آنسو ہے یا تارِ نظر ہے

ہیں رقصاں پاؤں کے چھالے ابھی تک
تماشائی بنی اک راہ گزر ہے

اُداسی مستقل مہماں ہے دل کی
خبر خوشیوں کی اس پر بے اثر ہے

اُدھر رنگیں بیانی زور پر ہے
اِدھر دنیائے دل زیر و زبر ہے

دعا دکھ کی فراوانی میں سکھ ہے
مجھے راس آتا ہر دکھ تازہ تر ہے

☆☆☆

ذرا یہ کام میرے مہرباں کر
خموشی کو کبھی اپنی زباں کر

میں اپنے آپ سے چھپ سی گئی ہوں
کبھی آکر مجھے مجھ پر عیاں کر

اُداسی بانٹ لے میری کسی دن
میرے دل میں اُتر مجھ میں مکاں کر

میں تیری یاد کے بت میں مگن ہوں
کسی کا حال مجھ سے مت بیاں کر

دل و جاں پر گزر جائے قیامت
ستم مجھ پر نہ یوں دردِ نہاں کر

دعا دے گی تجھے دل سے دعا بھی
بھروسا اس پہ تھوڑا بد گماں کر

☆☆☆

www.duaalipoetry.com
duaali.poet@gmail.com

ہوا کا مت ملال کر دعا علی
دیے کی لو بحال کر دعا علی

سنبھال آئینے سا دل یہ اپنا دل
عبث نہیں سوال کر دعا علی

یہ زندگی گزارنے کی رمز ہے
انا کی دیکھ بھال کر دعا علی

کرم نواز موجہء بہار ہے
دھمال کر دھمال کر دعا علی

کشید کر لہو سے خوش گمانیاں
سمے کو باکمال کر دعا علی

نہال کر تو دل کو یوں جہان کو
بجھارتوں میں ڈال کر دعا علی

دعا کے پھول ہاتھ میں اٹھائے رکھ
عقیدتوں میں حال کر دعا علی

☆☆☆

دید کو تیری میں ترسی چاند کی اس رات میں
بیٹھی تو بس دیکھ بیٹھی چاند کی اس رات میں

چاند کچھ دھیرے سے بولا تو تھا میرے کان میں
چاند کی میں بات سنتی چاند کی اس رات میں

چاند اب میری ہتھیلی پر سجا دو جانِ جاں
ہے گھڑی آئی ملن کی چاند کی اس رات میں

چاند جیسا چاند ہوکر چاند کیوں لگتا نہیں
روشنی کیوں کر ہے پھیکی چاند کی اس رات میں

اپنی اپنی تشنہ کامی بھول کر جانِ دعا
آؤ گھولیں ہم خوشی سی چاند کی اس رات میں

☆☆☆

DUA ALI POETRY
DUA ALI POETRY
www.duaalipoetry.com
duaali.poet@gmail.com

میں نفرتوں کی وہ حد کروں گی
کچھ ایسے تم کو میں رد کروں گی
بھلا کے رکھ دوں گی تجھ کو دل سے
دِوانگی کی وہ حد کروں گی
ترے ستم سے یہ طے کیا ہے
جدائی تیری سند کروں گی
میں دفن کر دوں گی تیری یادیں
تجھے میں یوں مسترد کروں گی
دعائیں مانگی تھیں جو دعا میں
دعائیں ساری وہ رد کروں گی
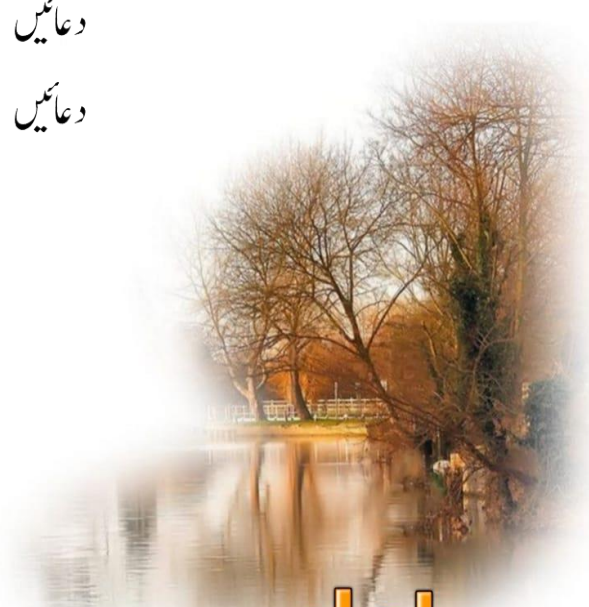
☆☆☆

کچھ زیادہ نہ کم ہوئی لبریز
حدِ قول و قسم ہوئی لبریز

تیری یادوں نے دل کو تڑپایا
درد سے چشمِ نم ہوئی لبریز

مجھ کو کردار کاٹنے پڑے تھے
جب کہانی صنم ہوئی لبریز

آنکھ کا کیا ہے یاد کر کے
تیرے قول و قسم ہوئی لبریز
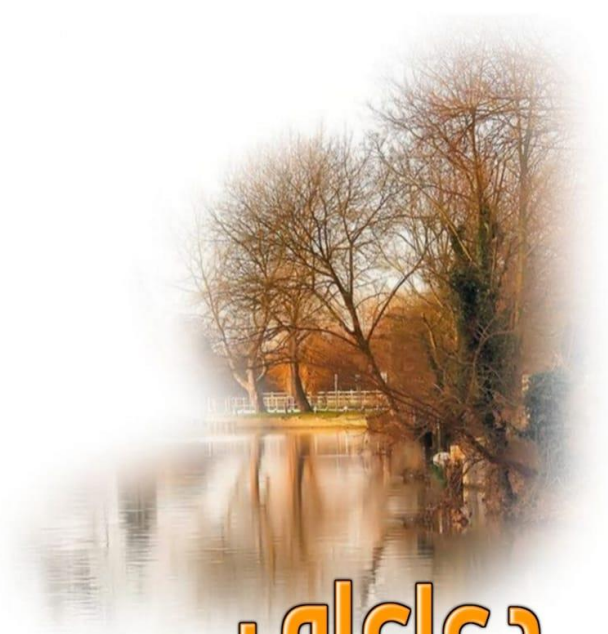
☆☆☆

صحرا پہ نور اتر رہا تھا
سورج حیا سے مر رہا تھا
پانی بھی رو پڑا تھا اس دم
پانی بھی گریہ کر رہا تھا
ہر آنکھ زخم دھو رہی تھی
ہر زخم بین کر رہا تھا
سجدے! ترا نصیب ہائے
نیزے پہ ایک سر رہا تھا
دریا کا پانی جب ہوا خشک
صحرا لہو سے بھر رہا تھا
عکسِ دعائے خیر چمکا
دل حرف حرف بکھر رہا تھا

☆☆☆

مجھے جھکنے سے رخصت مل گئی ہے
کہ دروازے سے سر لگتا نہیں ہے

لکھائی میں پڑھائی میں تو یہ دل
لگاتی ہوں مگر لگتا نہیں ہے

اسے میں بھول جانا چاہتی ہوں
ارادے پر ثمر لگتا نہیں ہے

میں قائل آدمیت کی ہوں لیکن
کہیں سے وہ بشر لگتا نہیں ہے

دعا تہمت لگی نادانیوں پر
تجھے کیوں پھر بھی ڈر لگتا نہیں ہے

☆☆☆

پاگل پن کی حد کر دوں گی
تم کو اک دن رد کر دوں گی

اپنا دل جب بھی میں چاہوں
بد خواہوں سے بد کر دوں گی

آنکھ کی باتیں جھٹلاؤں گی
دل کی بات سند کر دوں گی

آتشِ عشق میں جل کر خود کو
روشن تا بہ ابد کر دوں گی

دنیا ہو دشمن سو پہلے
میں دنیا کو رد کر دوں گی

پنجوں کے بل ہو کے دعا میں
اونچا تیرا قد کر دوں گی

☆☆☆

تیری نظروں میں معتبر نہ ہوئی
میں معطر ہوئی مگر نہ ہوئی

حال دنیا پہ کھل گیا میرا
ایک بس آپ کو خبر نہ ہوئی

زندگی ریزہ ریزہ ہو کر بھی
آج تک گردِ رہ گزر نہ ہوئی

تو سفر کار تھا سفر میں رہا
میں ترے پاؤں کی ڈگر نہ ہوئی

تیرے دل تک چلی نہیں آئی
اپنی بھی ذات کی مگر نہ ہوئی

تیری یادیں تھیں میرے ساتھ تبھی
ہجر کی رات مختصر نہ ہوئی

کتنے روشن کئے چراغ دعا
روشنی پھر بھی بام پر نہ ہوئی

☆☆☆

گرچہ نسبت بھی اس کو غم سے ہے
وہ مری زندگی قسم سے ہے

اس کو سجدہ بھی کر نہیں سکتی
دیر سے وہ نہیں، حرم سے ہے

کچھ نہیں لینا مجھ کو دنیا سے
مجھ کو مطلب ترے کرم سے ہے

زندگی کی اُداس راہوں میں
لطف ان ابروؤں کے خم سے ہے

لاج رکھتی ہوں میں جو لفظوں کی
ربط قرطاس اور قلم سے ہے

اس سے کیا روٹھنا دعا میرا
دل دھڑکتا اسی کے دم سے ہے

☆☆☆

گفتگو جیسے دعا ہونے لگی
ہر مصیبت پھر ہوا ہونے لگی

سانس لینا جب سزا ہونے لگا
میں دعا خود سے جدا ہونے لگی

آپ کی بانہوں میں جب میں آگئی
زندگی سے پھر وفا ہونے لگی

جی رہی تھی میں سکوں سے رات دن
عشق میں نقشِ جفا ہونے لگی

ابتدا میں دقتیں تھیں سہل پھر
مشکلوں کی انتہا ہونے لگی

ایسی کیا آفت پڑی بستی پہ جو
دودھیا نیلی فضا ہونے لگی

چل پڑی تھی سوئے منزل جب دعا
اک دعا سر پر گھٹا ہونے لگی

☆☆☆

www.duaalipoetry.com
duaali.poet@gmail.com

شہر میں آ گئے کیا لوگ بیابانوں کے
کرب میں ہو گئے گم قہقہے ارمانوں کے

تم نے دیکھے نہیں جذبوں کے فلک بوس شجر
شب کی تاریکی میں جلتے ہوئے دالانوں کے

ہم سے قائم ہے ترے لفظوں کا یہ شیرازہ
ہم سے کردار بنے ہیں ترے افسانوں کے

کیوں مجھے دکھ مرا اوروں سے جدا لگتا ہے
دکھ اگر ہوتے ہیں سب ایک سے انسانوں کے

کیسے آئے گی ترے جسم کی خوشبو مجھ تک
کھڑکیاں اور نہ دروازے ہیں زندانوں کے

اب دعا کس کی امیدوں کے سہارے پہ جئیں
ٹکڑے تو دیکھ لیے خواب میں گلدانوں کے

☆☆☆

دعا علی

غم و اندوہ کے سامان بہت ہو گئے ہیں
ہم تری چاہ میں ہلکان بہت ہو گئے ہیں

آرزوئیں ہیں کہ تعبیر سے بے بہرہ ہیں
اب مرے مرنے کے امکان بہت ہو گئے ہیں

آ گیا مجھ کو ہے جینے کا سلیقہ جب سے
مرحلے ہجر کے آسان بہت ہو گئے ہیں

اپنی مرضی سے گزاریں گے برے ہو کہ بھلے
دن کئی پہلے ہی تاوان بہت ہو گئے ہیں

آپ سے طاق مسیحائی کو آئے میرے
آپ سے درد کا درمان بہت ہو گئے ہیں

☆☆☆

DUA ALI POETRY
DUA ALI POETRY
www.duaalipoetry.com
duaali.poet@gmail.com

زبردستی بنانا پڑ گیا تھا
ہمیں جب گھر بسانا پڑ گیا تھا

اگرچہ فاصلہ رہنا تھا ہم میں
بظاہر تو مٹانا پڑ گیا تھا

ہماری کوئی مجبوری نہیں تھی
ہمیں اس کو منانا پڑ گیا تھا

سلگتے منظروں کو چشمِ گریہ
کے پانی سے بجھانا پڑ گیا تھا

اندھیرے نے نگل جانا تھا گاؤں
ہمیں سورج بلانا پڑ گیا تھا

سفر درپیش تھا صحرا کا ہم کو
ہمیں جنگل جلانا پڑ گیا تھا

تھکا ڈالا دعا تھا منزلوں نے
جب اک لاشا اٹھانا پڑ گیا تھا

☆☆☆

DUA ALI POETRY
DUA ALI POETRY
www.duaalipoetry.com
duaali.poet@gmail.com

ہنستے ہنستے گھڑی گنوا دی ہے
روتے روتے اُسے دعا دی ہے

اک شبِ جاں سنوارنے کی مجھے
زندگی نے کڑی سزا دی ہے

اس میں رکھنے ہیں اپنے خال و خد
غم کی تصویر تو بنا دی ہے

بدگماں کر دیا مجھے خود سے
اک یقیں نے جبیں جھکا دی ہے

بے حسی کی دعا نے عجلت میں
دل پہ اک مہر سی لگا دی ہے

☆☆☆

میں نے مہندی سے لکھا ہے نام تیرا ہاتھ پر
چاند کو شرما گیا ہے نام تیرا ہاتھ پر

چاند سا تو بھی چمکتا چاند کی اس رات میں
یہ مقدر کی عطا ہے نام تیرا ہاتھ پر

اب مٹا سکتا ہے کوئی تو مٹا کر دیکھ لے
ہم نے ایسا لکھ دیا ہے نام تیرا ہاتھ پر

اور کوئی چھب کوئی منظر بھلا لگتا نہیں
دیکھنا سب سے بھلا ہے نام تیرا ہاتھ پر

اس کو دھندلانے نہیں دیتا دعا تازہ سدا
رکھنا دل کا مشغلہ ہے نام تیرا ہاتھ پر

☆☆☆

محبتیں جب حساب مانگیں گی نفرتوں کا جواز ہو گا

وہ جس سفر میں صعوبتیں ہوں وہ آبگینہ نواز ہو گا

کچھ ایسی مشکل سی آ پڑی ہے کہ چہرہ آئینہ بن گیا ہے

مجھے یہ دھڑکا ہے دل میں رکھا عیاں وہ برسوں کا راز ہو گا

طلسم کہیے کہ یا تمنا رگوں میں پارہ لہو بنا ہے

لہو جو ٹپکے گا اشک بن کر نظر سے الفت کا ساز ہو گا

یہ منظروں میں جو آ گئے ہیں کسی علاقے کے سبز طائر

یہ ہجرتوں کا حسین موسم فروغِ گلشن بہ ناز ہو گا

اکیلے پن کی دعا یہ شدت ہی مار ڈالے کہیں نہ مجھ کو

وہ آئے گا تو یہ میرا ہونا بھی اس کے صرفِ نیاز ہو گا

☆☆☆

کچھ دیر اس کی لاش پہ رونا کیا تھا بس
اک پھول من کے باغ کا مرجھا چکا تھا بس

جو ساری کائنات میں اپنا رفیق تھا
میرے لیے ملول وہ حرفِ دعا تھا بس

جب میرا ساتھ چھوڑ گئے میرے اپنے لوگ
بے شکل سا خیال مرا ہمنوا تھا بس

دنیا اگر اداس ہے تم کیوں اداس ہے
یہ اک سوال آنکھ کو چھلکا گیا تھا بس

ہر شخص اپنے آپ سے چھپنے کی دھن میں تھا
اُس شہر پر دعا کوئی سایا ہُوا تھا بس

☆☆☆

حیرت سے اپنا چہرہ وہ دیکھا کیا گیا
بکھرا ہوا جو دل مرا یکجا کیا گیا

اک عکس کو دوام دلایا گیا ہے آج
کوئی تو کام آنکھ سے اچھا کیا گیا

ہر شخص دیکھتا جسے اپنی نظر سے ہے
کیوں درد سارے شہر پہ افشا کیا گیا

یک لخت واہمے کی چبھن اور بڑھ گئی
جب جستجو کو تن کا لبادہ کیا گیا

یہ دل تغیرات کا مارا ہوا یہ دل
گلشن کیا گیا کبھی صحرا کیا گیا

دل کو ہمارے وہ ہی دعا توڑتا گیا
جس شخص پر بھی دل سے بھروسا کیا گیا

☆☆☆

www.duaalipoetry.com
duaali.poet@gmail.com

دل کی تفہیم کا معاملہ تھا
ہم کو درپیش ایسا مسئلہ تھا

ہم نے تدبیر کچھ کیا ہوا تھا
اور مقدر عجیب سلسلہ تھا

ناز پرور تری سہولت کو
دل کو تیرا بنایا مشغلہ تھا

رنگ آور تھے لمحے جیون کے
کوئی جنت کا جیسے در کھلا تھا

ہاتھ پر لفظ تھے دعا کے اُدھر
پاؤں میں سانس لیتا آبلہ تھا

☆☆☆

زندگی بے دلیل کتنی ہے
ہر خوشی یاں قلیل کتنی ہے

نیند روٹھی ہوئی ہے مدت سے
شبِ ہجراں طویل کتنی ہے

منزلوں کے شمار کار بتا
خواہشوں کی سبیل کتنی ہے؟

کون آخر لگاتا اندازہ
گہری آنکھوں کی جھیل کتنی ہے

ظلم کا ہاتھ بڑھ گیا حد سے
دیکھ! رسّی میں ڈھیل کتنی ہے؟

یہ جو دو دن کی زندگی ہے دعا
یہ حسین و جمیل کتنی ہے

☆☆☆

لہو رنگ کیسے بتا بن گیا ہے
سلامِ عقیدت دعا بن گیا ہے
میں چلتی رہی دھوپ سہتے ہوئے بھی
سفر خود مرا رہنما بن گیا ہے
تسلی ، تسلی کو دینا مرا وہ
وہی کام مجھ کو سزا بن گیا ہے
جنوں خیز لمحوں کے اس گلستاں کا
شگوفہ شگوفہ خدا بن گیا ہے
وہ اک اسم اسمِ محبت دعا کا
کڑی دھوپ میں تو گھٹا بن گیا ہے

☆☆☆